ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اپ

اکتوبر 2006

FOR PUBLIC RELEASE

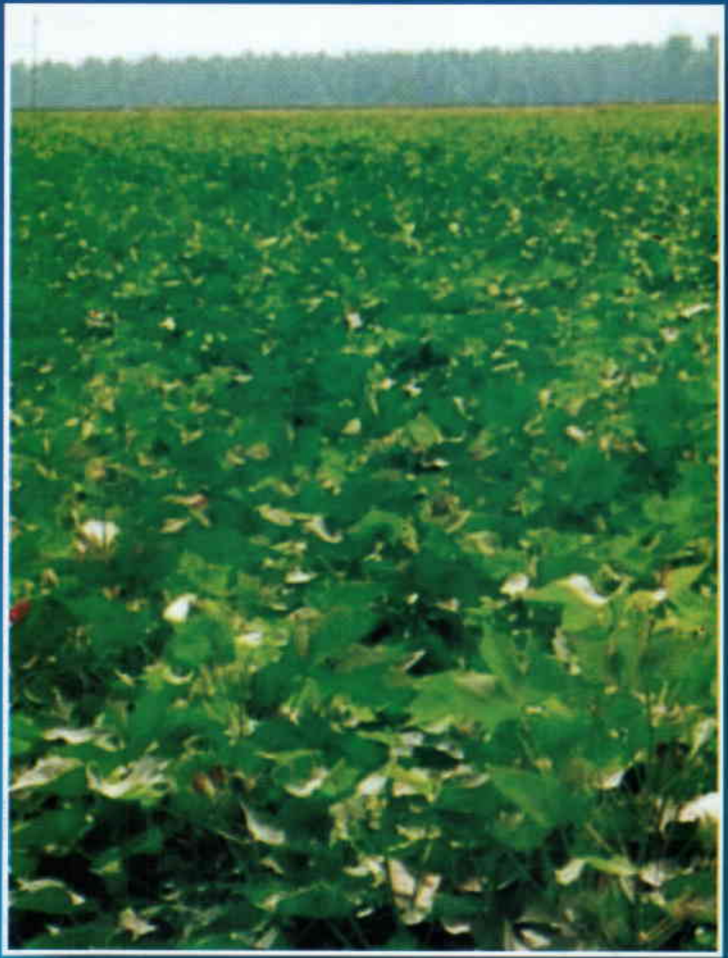

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامتِ زراعت (معاشیات وتجارت)-21 ڈیوس روڈ پنجاب لاہور

فون نمبر 042-9201094, 9200754 ویب سائٹ: www.punjabagmarket.info

کپاس کی پیداوار اور تجارت

پاکستان کپاس کا قدیم گھر ہے۔ ہزاروں سال پہلے وادی بولان کے مکین کپاس کاشت کرتے تھے۔ وادی سندھ میں پائے جانے والے تقریباً پچپاس صد سالہ پرانے موہنجوداڑو کے آثار بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اِس وقت کے باسی بھی کپاس کی کاشت اور استعمال دونوں سے بخوبی واقف تھے۔

کپاس پاکستان کی بہت ہی اہم اور نقد آور فصل ہے۔ 1947ء سے اب تک پاکستان مصنوعات کی تیاری اور ان کی برآمدات کے کئی اہم سنگ میل عبور کرچکا ہے۔ تقریباً 10 لاکھ گانٹھ پیداوار سے آغاز کرتے ہوئے گزشتہ سال 2004-05 میں 140 لاکھ گانٹھ سے زائد کے بلند ہدف کو حاصل کیا۔ تیرہ لاکھ سے زائد کسان ہر سال ساڑھے سات لاکھ ایکڑ پر کپاس کاشت کرتے ہیں۔ جو ملک کے کاشت کردہ رقبہ کے 13 فیصد پر مشتمل ہے۔ اہم فصلوں کی مجموعی مالیت میں کپاس کا حصہ تقریباً 30 فیصد ہے۔ یہ فصل کم وبیش تمام پاکستان میں کاشت کی جاتی ہے۔ لیکن اس کا زیادہ حصہ صوبہ پنجاب اور سندھ میں کاشت کیا جاتا ہے۔ کپاس کے زیرِ کاشت رقبہ میں سے 80 فیصد صوبہ پنجاب اور 19 فیصد صوبہ سندھ میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کی کل ملکی پیداوار کا 77 فیصد حصہ صوبہ پنجاب اور 22 فیصد صوبہ سندھ سے حاصل ہوتا ہے۔

کپاس کے زیرِ کاشت رقبہ

('000' ایکڑ)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	5897	1294	0.5	43	7234.50
2001-02	6243	1353	4.0	100	7700.00
2002-03	5457	1341	4.7	101	6903.70
2003-04	5898	1387	5.0	97	7387.00
2004-05	6223	1560	5.2	92	7889.20

کپاس کی پیداوار

('000' گانٹھ)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	8540.00	2141.10	0.40	50.40	10731.90
2001-02	8046.00	2443.20	4.10	119.13	10612.60
2002-03	7664.00	2411.00	4.60	130.20	10209.80
2003-04	7702.00	2242.80	5.00	97.90	10047.70
2004-05	11149.00	3016.70	5.20	94.30	14265.20

فی ایکڑ پیداوار

(کلوگرام فی ایکڑ)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	246	282	138	201	253
2001-02	219	307	176	203	234
2002-03	239	306	167	220	252
2003-04	222	275	172	172	231
2004-05	305	327	170	175	308

کپاس کی فصل ملکی معیشت اور کاشتکار کی خوشحالی میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان دنیا میں کپاس کی پیداوار کے لحاظ سے چوتھے، روئی کی کھپت مین تیسرے، دھاگے اور کپڑے کی برآمدات میں بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہے۔ اس فصل کی بدولت ملک کی پارچہ بانی کی صنعت، روئی بیلنے، تیل نکالنے اور گھی بنانے کے کارخانے رواں دواں ہیں۔ پارچہ بانی کی صنعت میں فی الوقت 400 سے زائد کارخانے، 70 لاکھ تکلہ جات 3 لاکھ کھڈیاں اور تقریباً 4000 ہزار گارمنٹس یونٹ شامل ہے۔ جہاں ملک کی 1221 روئی بیلنے کے کارخانے سے حاصل کردہ روئی کو مختلف مصنوعات کی شکل دی جارہی ہے اور یہ مصنوعات ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ برآمدات کی شکل میں کثیر زرِ مبادلہ حاصل کر کے ملکی معیشت کی ترقی کا باعث ہیں۔ ملکی آمدن کا قریباً دس فی صد حصہ کپاس اور اِس سے تیار کردہ مصنوعات سے حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ برآمدات کی مد سے آمدنی میں روئی اور اس کی مصنوعات کا 65 فی صد حصہ ہے۔

آغاز سے اب تک پاکستان میں کپاس کی فصل کے زیرِ کاشت رقبہ میں زیادہ ردوبدل نہیں پایا گیا لیکن گزشتہ 10 سالوں میں پیداوار نے قابل ذکر مدوجذر کو ظاہر کیا ہے۔ جس کی وجہ کپاس کا موسمی حالات اور کیڑوں کے حملہ سے متاثر ہونا ہے۔ پچھلی دہائی میں کپاس کی ملکی پیداوار میں سالانہ 6 فیصد اضافہ ہوا۔ جس میں سے 2 فیصد اضافہ اس کے زیرِ کاشت رقبہ اور 4 فیصد اضافہ فی ایکڑ پیداوار کی وجہ سے ہوا۔ پارچہ بانی کی صنعت میں فی الوقت کپاس کی کھپت 15 کروڑ گانٹھ کے لگ بھگ ہے۔ اس صنعت میں سالانہ اضافہ کی بنیاد پر 2015ء تک کپاس کی کھپت 18 سے 19 کروڑ گانٹھ ہو جائے گی۔ جو کہ موجودہ مقدار سے 42 فیصد زیادہ ہے۔

کپاس کی موجودہ پیداواری صورتحال اور مستقبل کی معاشی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے 2015ء تک کپاس کی پیداوار کو بڑھانے کیلئے اس کا پیداواری ہدف 207.00 کروڑ گانٹھ مقرر کیا ہے۔ اس منصوبہ کا نام " کاٹن ویژن 2015 اہداف" رکھا گیا ہے۔ اس کے تحت کپاس کی فی ایکٹر پیداوار کو 686 کلوگرام کے موجودہ درجہ سے بڑھا کر 1060 کلوگرام تک لانا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ "صاف کپاس" پروگرام کے تحت روئی سے دھاگے کے حصول کو 84 فیصد سے بڑھا کر 92 فیصد تک کرنا شامل ہے۔ ان تمام اہداف کو حاصل کرنے کیلئے بہت سے عوامل کو مدِ نظر رکھنا ہوگا۔ جس میں کسان کو پیداواری وسائل کی فراہمی، جدید ٹیکنالوجی، بیماریوں اور کیڑوں کے حملوں سے فصل کا بچاؤ اور زیادہ پیداواری صلاحیت والی اقسام کا استعمال شامل ہے۔ کیونکہ زیادہ تر جینیاتی طور پر مدافعت کی حامل اقسام کی عدم دستیابی اور کیڑوں کا حملہ کپاس کی پیداوار میں کمی کا باعث ہوتا ہے جس کے لئے ایک کثیر الجہت طریقہ کار اختیار کرنا ہوگا اس کیلئے لازم ہے کہ کپاس کی اعلیٰ مدافعتی، جنیاتی طور پر تیار کردہ اور زیادہ پیداوار والی مخلوط اقسام کو تیار کیا جائے اور ان کا استعمال رائج کیا جائے۔

اعلیٰ درجہ کی کپاس کے معیار کو جانچنے کیلئے جو پیمانے اختیار کئے جاتے ہیں ان میں پھٹی سے روئی کا حصول، ریشہ کی لمبائی، مضبوطی نفاست اور رنگ شامل ہیں۔ ان تمام معیاروں کے حصول کی زیادہ سے زیادہ حد موروثی طور پر ہر قسم کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔ لیکن سب سے زیادہ مسئلہ کپاس کی آلودگی سے پیدا ہوتا ہے۔ پاکستان میں کپاس کی چنائی چونکہ ہاتھ سے کی جاتی ہے اسلیئے چنائی کے وقت اور طریقہ کے غلط انتخاب سے کپاس میں انسانی بال، پٹ سن اور نائلون کے ریشے، گھاس پھونس، نمی، مٹی، روڑی، پتی اور دیگر بہت سے آلائشوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ مزید ذخیرہ کرنے کے دوران مناسب دیکھ بھال کے نہ ہونے سے کپاس کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ یہ تمام عوامل نہ صرف روئی کے ریشے کی لمبائی، مضبوطی اور رنگ کو متاثر کرتے ہیں بلکہ پارچہ بانی کی صنعت میں ہر درجہ پر اخراجات کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ تیار کردہ مصنوعات جن میں دھاگہ کپڑا اور دیگر شامل ہیں کے معیار کو بھی کم کر دیتے ہیں۔

پاکستان کی روئی دنیا کی بہترین روئی میں سے ایک ہے اور انتہائی موزوں زمینی و موسمی حالات اور آب و ہوا کے سبب اس کی پیداوار ترجیح کی حامل ہے۔ پاکستان کو خاص طور پر آئندہ کے WTO دور میں دیگر ممالک پر برتری حاصل ہے۔ لیکن اس برتری کو برقرار رکھنے کیلئے اس کی پیداوار اور پراسیسنگ میں بین الاقوامی منڈی کے مقرر کردہ معیار کو مدِ نظر رکھنا ہوگا۔

پاکستانی روئی کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں

ریشہ کی لمبائی:	29.8 ایم ایم جو 99 فیصد مقامی ضروریات پورا کرتی ہے۔
جننگ آؤٹ ٹرن (جی او ٹی)	40 فیصد
مائیکرونیئر:	4.4 تا 4.5 مائیکرو فی انچ
ریشے کی مضبوطی:	98 تا 99 پونڈ فی مربع انچ
سپننگ ویلیو:	50- کاؤنٹ تک
رنگ:	انتہائی چمکدار

روئی کی صنعت میں سرمایہ کاری کے مواقع

کھیت سے لے کر صارف کے قابلِ استعمال مصنوعات کی تیاری تک کپاس جن مراحل سے گزرتی ہے یہ سرگرمیوں کی ایک طویل زنجیر ہے۔اس میں پیداوار، جننگ، سپننگ، ویونگ، نٹنگ، واشنگ، ڈائنگ پرنٹنگ اور بالاخر گھریلو دستکاریوں اور گارمنٹس کی شکل میں مصنوعات کی حتمی تیاری شامل ہیں۔خام روئی اور اس سے تیار کردہ مصنوعات کی مالیت کے مابین وسیع فرق ہے۔ ہر مرحلہ پر اس کی مالیت میں واضح اضافہ ہوتا ہے اور نصف کلو روئی سے تیار کردہ مال کی مالیت اس کی خام حالت کی مالیت سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔

اس سے ٹیکسٹائل کے شعبہ میں سرمایہ کاری کرنے کا ایک بڑا موقع ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک سرگرمی بذاتِ خود مکمل طور پر علیحدہ ہے اور کوئی بھی مصنوع کی پراسیسنگ سے شروع ہو کر حتمی تیاری تک کسی مرحلہ پر اس شعبہ میں شامل ہوسکتا ہے۔کاٹن میں اس کی مصنوعات کی تیاری میں آپ جتنی مالیت شامل کریں گے اتنا ہی اس سے منافع حاصل کریں گے۔ بہت سی ملٹی نیشنل کمپنیاں/پاکستانی نام سے اپنی مصنوعات تیار کروا رہی ہیں جو دنیا بھر میں فروخت ہو رہی ہیں اور کئی دیگر مواقع کے ثمرات حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور پاکستان ترغیباتی سکیموں (پریمیئر پرائس) اور جدید مارکیٹنگ نظام کے قیام سے آلائشوں سے پاک کاٹن (Clean Cotton) پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن اقدامات کر رہا ہے۔

حکومت نے سال 07-2006 کیلئے کپاس کا پیداواری ہدف 14 کروڑ گانٹھ مقرر کیا ہے۔لیکن کپاس کے بڑے پیداوار اضلاع میں مون سون کی بارشوں سے ہونے والی تباہی کے بعد یہ ہدف 13 کروڑ گانٹھ کر دیا گیا ہے۔ بارشوں کی وجہ سے کپاس کے کل زیر کاشت رقبہ میں سے صوبہ پنجاب کا 2 لاکھ ایکڑ، صوبہ سندھ کا ڈیڑھ لاکھ ایکڑ اور صوبہ بلوچستان کا 15 ہزار ایکڑ رقبہ شدید متاثر ہوا ہے۔کپاس پر ملی بگ اور پتہ مروڑ وائرس کے حملہ کی وجہ سے یہ صورتِ حال مزید گمبھیر ہوگئی۔ملی بگ کا حملہ کئی اضلاع میں دیکھنے میں آیا یہ کپاس کی فصل کیلئے نہائت خطرناک ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تین سے چار مختلف Spells میں حملہ آور ہوتا ہے۔اسکی نسل بہت تیزی سے بڑھتی ہے۔اور اس پر کیمیائی طریقوں سے قابو پانا بہت مشکل ہے۔

درج ذیل گوشوارے میں کپاس کے بڑے پیداواری اضلاع کے بھاؤ دیئے گئے ہیں۔

گذشتہ سال سے فیصد تغیر	اکتوبر 2005			اکتوبر 2006			مارکیٹ	نمبر شمار
	اوسط	زیادہ سے زیادہ	کم از کم	اوسط	زیادہ سے زیادہ	کم از کم		
5.13	**1025**			**975**			اِمدادی قیمت	
11.06	**991**	1006	975	**1100**	1120	1080	رحیم یار خاں	1
1.93	**1088**	1125	1050	**1109**	1150	1067	خان پور	2
9.62	**988**	1005	970	**1083**	1115	1050	صادق آباد	3
8.19	**1038**	1075	1000	**1123**	1145	1100	بہاولپور	4
1.37	**1098**	1115	1080	**1113**	1120	1105	بہاولنگر	5
3.70	**1080**	1110	1050	**1120**	1140	1100	چشتیاں	6
5.92	**1055**	1060	1050	**1118**	1135	1100	ملتان	7
0.45	**1115**	1150	1080	**1120**	1140	1100	ساہیوال	8
3.76	**1065**	1080	1050	**1105**	1150	1060	چیچہ وطنی	9
3.85	**1040**	1070	1010	**1080**	1100	1060	ڈیرہ غازی خاں	10
5.88	**1063**	1075	1050	**1125**	1130	1120	راجن پور	11
3.50	**1073**	1085	1060	**1110**	1120	1100	خانیوال	12
6.25	**1040**	1080	1000	**1105**	1140	1070	میاں چنوں	13
7.71	**1025**	1050	1000	**1104**	1148	1060	وہاڑی	14
7.91	**1050**	1075	1024	**1133**	1145	1120	بوریوالہ	15
7.32	**1025**	1050	1000	**1100**	1150	1050	عارفوالہ	16
10.49	**978**	995	960	**1080**	1110	1050	ٹوبہ ٹیک سنگھ	17
6.59	**1063**	1075	1050	**1133**	1165	1100	جھنگ	18
5.76	**1048**	**1071**	**1026**	**1109**	1135	**1083**	**اوسط**	

دھان کی بہتر سنبھال کسان خوشحال

دھان (مونجی) کی بہتر پیداوار اور اچھی قیمت کے حصول کے لئے سنہری اصول

کٹائی سے 15 دن پہلے کھیت کو پانی دینا بند کر دیں۔

دھان (مونجی) کی کٹائی اس وقت شروع کریں جب سٹے کے نچلے صرف دو تین دانے سبز ہوں۔

دھان (مونجی) کی کٹائی صبح 10:00 بجے سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد ہرگز نہ کریں تاکہ جنس کی قیمت پوری مل سکے۔

کٹائی کے وقت دانوں میں نمی 20 فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

کٹائی کیلئے دھان (مونجی) والا کمبائن ہارویسٹر ہی استعمال کریں یا گندم والا کمبائن ہارویسٹر جو دھان کی کٹائی کیلئے ترمیم شدہ ہو۔

کمبائن ہارویسٹر کی رفتار آہستہ رکھیں تاکہ دانے ٹوٹنے نہ پائیں اور پرول وغیرہ دانوں کے ساتھ نہ آئے۔

منڈی میں دھان (مونجی) فروخت کرنے کے لئے ضروری ہدایات

منڈی میں دھان فروخت کرتے وقت 1.5 فیصد سے زیادہ کمیشن ادا نہ کریں، زیادہ وصولی کی صورت میں مارکیٹ کمیٹی سے رابطہ کریں اور اضافی رقم کی واپسی کے لئے مطالبہ داخل کریں، چونگی، بک تھلہ، حقہ پانی، جھاڑو، مسجد فنڈ وغیرہ کے ناجائز اخراجات ادا نہ کریں۔

مارکیٹ فیس ایک روپیہ فی 100 کلوگرام خریدار ادا کرے گا۔

خالی بوری کا وزن ایک کلو 200 گرام ہوگا۔

کنڈا پاس شدہ ہو، تولہ لائسنس یافتہ ہو اور اس نے بیج لگا رکھا ہو، ہر منڈی میں سرکاری کنڈا بھی موجود ہے۔

تولہ خریدار کی بجائے آڑھتی / کمیشن ایجنٹ کا مقرر کردہ ہو۔

مِلر / آڑھتی حضرات دھان (مونجی) کو مناسب طور پر خشک کریں۔

دھان (مونجی) کی اقسام علیحدہ علیحدہ رکھیں اور ملاوٹ مت کریں۔

منڈیوں کے روزانہ کے بھاؤ جاننے کیلئے ہماری ویب سائٹ www.punjabagmarket.info دیکھیں۔

اہم زرعی خبریں

پاکستان سٹینڈرڈ کاٹن انسٹیٹیوٹ کے مطابق رواں سال میں صوبہ سندھ اور پنجاب کی 23 جیننگ فیکٹریوں میں آلودگی سے پاک کپاس کی ایک لاکھ گانٹھ تیار کی جائے گی۔ اب تک آلودگی سے پاک کپاس کی جو گانٹھیں برآمد کنندگان اور سپنرز نے خرید کی ہیں۔ ان پر 250 روپے فی گانٹھ پریمئیم ادا کیا گیا ہے۔ حکومت نے امسال صاف کپاس پر پریمئیم دینے کیلئے 70 ملین روپے مختص کئے ہیں جس میں سے 50 فیصد ادائیگی وفاق اور 50 فیصد صوبائی حکومتوں کو ادا کرنے ہوں گے۔

سال 07-2006 کیلئے گندم کی فصل کا پیداواری ہدف 22.5 ملین ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ جو گذشتہ سال سے 7.90 لاکھ ٹن زیادہ ہے۔ رواں سیزن میں 2 کروڑ 9 لاکھ ایکٹر پر گندم کاشت کی جائے گی۔ جو گذشتہ سال سے 3 لاکھ 75 ہزار ایکٹر زیادہ ہے۔

- صوبہ پنجاب میں 1 کروڑ 59 لاکھ 30 ہزار ایکٹر میں سے 17.8 ملین ٹن گندم کی پیداوار حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔
- صوبہ سندھ میں 22 لاکھ 25 ہزار ایکٹر میں سے 2.7 ملین ٹن گندم کی پیداوار حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔
- صوبہ سرحد میں 18 لاکھ 80 ہزار ایکٹر میں سے 1.27 ملین ٹن گندم کی پیداوار حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔
- صوبہ بلوچستان میں 7 لاکھ 50 ہزار ایکٹر میں سے 0.7 ملین ٹن گندم کی پیداوار حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔

رواں سال میں پنجاب سیڈ کارپوریشن گندم کی بہتر فصل حاصل کرنے کیلئے 7 اعلیٰ اقسام کا 15 لاکھ من سے زائد بیج مہیا کرے گی۔ جس میں سے 12 لاکھ من بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن ذاتی مراکز اور 12 سو سے زائد ڈیلروں کے ذریعے فروخت کیا جائے گا۔

اس وقت ملک میں 2 ملین ٹن اضافی گندم ذخیرہ ہے۔ اور حکومت جلد اس کی برآمد کے بارے فیصلہ کر رہی ہے۔
حکومت نے کسانوں کو کھادوں کی فراہمی پر سبسڈی دینے کیلئے 16.2 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔
امسال ملک میں چنے کی پیداوار منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلئے ناکافی رہی۔ جس کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں واضح اضافہ دیکھنے میں آیا۔ صورتحال کی بہتری کیلئے حکومت نے آئندہ سال کیلئے اس کا پیداواری ہدف سات لاکھ ٹن مقرر کیا ہے۔
آلو کی فصل کیلئے پیداواری ہدف 20 لاکھ ٹن، پیاز کی فصل کیلئے 21 لاکھ ٹن اور مسور کی فصل کیلئے 28 ہزار ٹن مقرر کیا ہے۔
ارسا کے مطابق ربیع سیزن کیلئے 31.59 ملین ایکٹر فٹ پانی مہیا ہوگا۔ جس میں سے

17.03 ملین ایکٹر صوبہ پنجاب کیلئے

12.84 صوبہ سندھ کیلئے

0.7 صوبہ سرحد کیلئے

صوبہ بلوچستان کیلئے 1.02

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں گندم کی قیمت

منڈی	اکتوبر06	ستمبر06	اکتوبر05
لاہور	450	449	437
فیصل آباد	449	449	421
سرگودھا	445	442	419
ملتان	437	437	426
گوجرانوالہ	435	435	426
اوسط	**443**	**442**	**426**

گندم کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

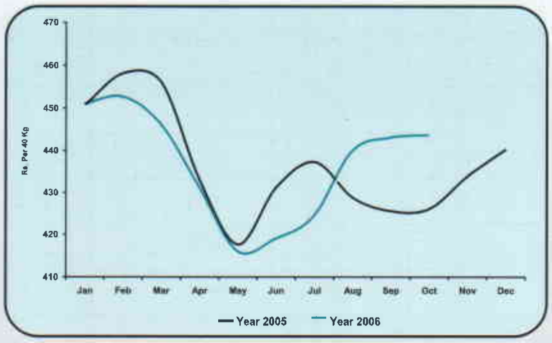

اس ماہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں گندم کی قیمت میں استحکام دیکھنے میں آیا۔ آئندہ سال کیلئے گندم کی فصل کی بوائی شروع ہو چکی ہے۔ صوبہ پنجاب کیلئے ایک کروڑ 59 لاکھ 30 ہزار ایکٹر رقبہ پر گندم کاشت کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ آئندہ مہینوں میں گندم ذخیرہ کرنے کی لاگت میں زیادتی کی وجہ سے اسکی قیمتوں میں یقینی اضافہ متوقع ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مکئی کی قیمت

منڈی	اکتوبر06	ستمبر06	اکتوبر05
لاہور	330	340	370
فیصل آباد	333	328	352
سرگودھا	318	337	371
ملتان	355	374	460
گوجرانوالہ	332	329	380
اوکاڑہ	346	304	291
اوسط	**336**	**336**	**371**

مکئی کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

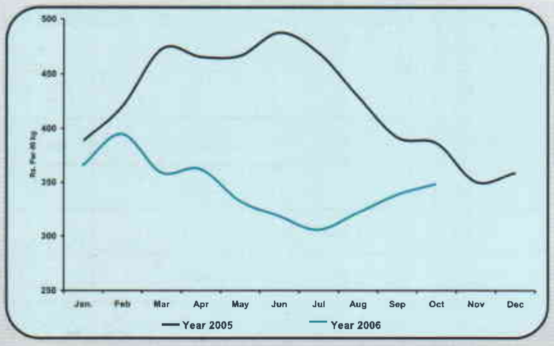

مکئی کی قیمت میں مِلا جُلا رجحان رہا۔ گذشتہ سال کی نسبت مکئی کی قیمتیں کم رہیں۔ مکئی مرغیوں کی خوراک کا ایک اہم جز ہے۔ اور مرغبانی کی صنعت کے بحران سے نکل آنے کی وجہ سے گذشتہ مہینوں کی نسبت مکئی کی طلب میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چاول سپر کی قیمت

منڈی	اکتوبر06	ستمبر06	اکتوبر05
لاہور	1280	1220	1200
فیصل آباد	168	1164	1043
سرگودھا	1195	1126	1050
ملتان	1204	1148	1144
گوجرانوالہ	1187	1196	1124
اوسط	**1207**	**1171**	**1112**

چاول سپر کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

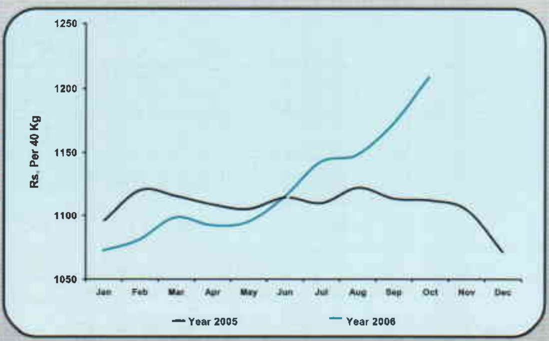

ماہ اکتوبر میں سپر چاول کی قیمت گذشتہ ماہ کی نسبت زیادہ رہی۔ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کے مقابلہ میں بھی اضافہ نمایاں رہا۔ جس کی وجہ چاول کی پرانی فصل کی رسد میں کمی ہے۔ نئی فصل منڈی میں آنا شروع ہو گئی ہے۔ آئندہ مہینوں میں رسد میں اضافہ کی وجہ سے قیمتوں میں نمایاں کمی متوقع ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چاول اری کی قیمت

منڈی	اکتوبر06	ستمبر06	اکتوبر05
لاہور	1075	988	900
فیصل آباد	879	924	823
سرگودھا	952	885	812
ملتان	957	968	888
گوجرانوالہ	918	920	859
اوسط	**956**	**937**	**856**

چاول اری کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

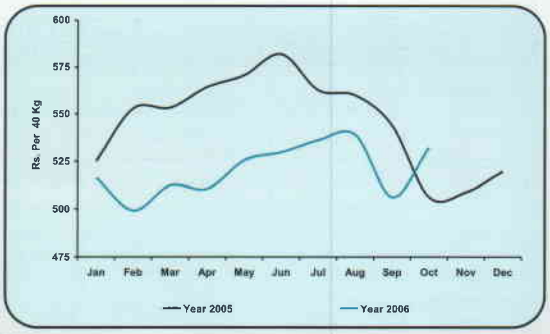

پاکستان کی برآمدات میں چاول اری ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں گذشتہ ماہ کی نسبت اس کی قیمت میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ صوبہ پنجاب میں اری چاول باسمتی اقسام کے مقابلہ میں کم کاشت ہوتا ہے۔ جبکہ سندھ اری چاول پیدا کرنے والا بڑا صوبہ ہے۔ صوبہ سندھ کی فصل اس وقت منڈی میں آچکی ہے، لیکن برآمدکنندگان اپنے برآمدی اہداف حاصل کرنے کیلئے بڑی مقدار میں اری چاول دوسرے ممالک میں بھیج رہے ہیں۔ جسکی وجہ سے مقامی منڈی میں اس کی قیمت بڑھ رہی ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چینی سفید کی قیمت

منڈی	اکتوبر06	ستمبر06	اکتوبر05
لاہور	1307	1346	1049
فیصل آباد	1272	1317	1050
سرگودھا	1306	1323	1083
ملتان	1280	1293	1056
گوجرانوالہ	1320	1338	1089
اوسط	**1297**	**1323**	**1065**

چینی سفید کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

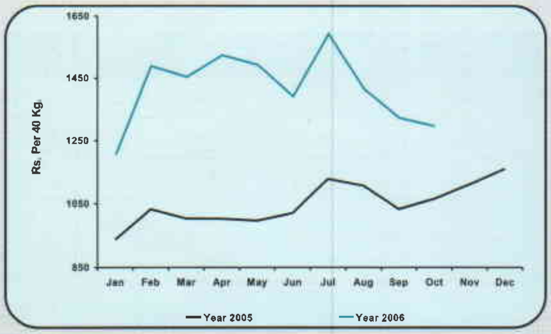

چینی کی قیمتوں میں گذشتہ دو تین ماہ سے کمی کا رجحان رہا ہے۔ اس کی وجہ منڈی میں اسکی رسد میں اضافہ ہے۔ درآمدکنندگان نے زیادہ قیمت کے لالچ میں چینی کی بڑی مقدار ذخیرہ کر رکھی تھی۔ صوبہ پنجاب اور سندھ میں گنے کی کرشنگ شروع ہونے کی وجہ سے درآمدکنندگان اپنے سٹاک کو منڈی میں لے آئے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چنا سیاہ کی قیمت

منڈی	اکتوبر06	ستمبر06	اکتوبر05
لاہور	1474	1398	830
فیصل آباد	1456	1332	739
سرگودھا	1460	1330	745
ملتان	1483	1324	757
گوجرانوالہ	1537	1392	832
اوسط	**1482**	**1355**	**781**

چنا سیاہ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

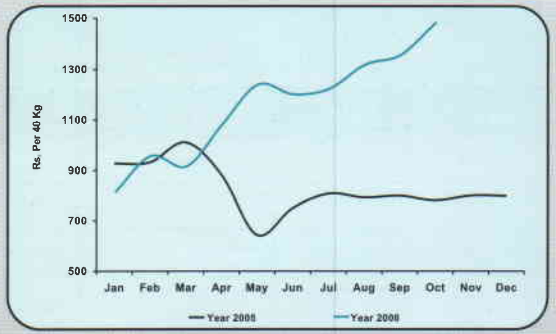

گذشتہ کئی ماہ کے دوران پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چنے کی قیمت میں مسلسل اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس کی بنیادی وجہ گزشتہ سال زیادہ بارشوں کی وجہ سے چنے کی فصل بری طرح سے متاثر ہوئی تھی۔ جسکی وجہ سے امسال ملک میں چنے کی پیداوار منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلئے ناکافی رہی۔ جس کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں واضح اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اسی وجہ سے بیسن کی قیمتوں میں بھی گراں قدر اضافہ رہا۔ صورتحال کی بہتری کیلئے حکومت نے آئندہ سال کیلئے اس کا پیداواری ہدف سات لاکھ ٹن مقرر کیا ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ ثابت کی قیمت

منڈی	اکتوبر06	ستمبر06	اکتوبر05
لاہور	1648	1892	1310
فیصل آباد	1368	1379	866
سرگودھا	1312	1346	1081
ملتان	1455	1507	1129
گوجرانوالہ	1418	1689	1153
اوسط	**1440**	**1559**	**1108**

مونگ ثابت کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

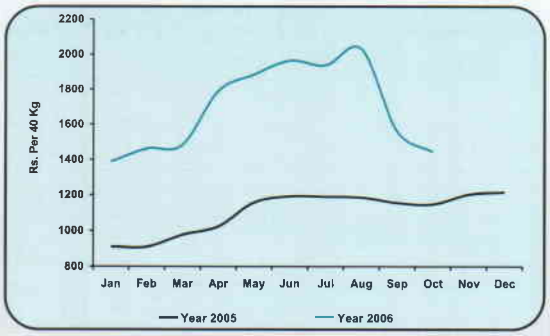

صوبہ پنجاب میں مونگ کی فصل تھل کے علاقہ میں بڑی کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔مونگ کی کاشت زیادہ تر میانوالی، بھکر، لیہ، اور مظفرگڑھ کے اضلاع میں کی جاتی ہے۔گزشتہ سال مونگ کے زیرِ کاشت رقبہ میں نمایاں کمی رہی۔لہذا کم پیداوار منڈی میں رسد کی کمی اور قیمتوں میں اضافہ کا باعث رہی۔نئی فصل کی منڈی میں آمد کے ساتھ ہی قیمتوں میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماش ثابت کی قیمت

منڈی	اکتوبر06	ستمبر06	اکتوبر05
لاہور	2344	2300	1536
فیصل آباد	1844	2041	1268
سرگودھا	2048	2130	1395
ملتان	1858	1880	1243
گوجرانوالہ	2136	2292	1521
اوسط	**2046**	**2128**	**1393**

ماش ثابت کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

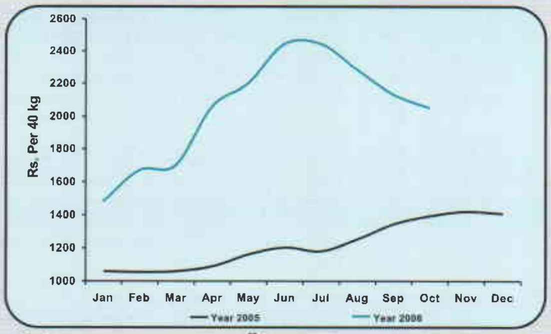

ماش کا شمار خریف کی اہم دالوں میں ہوتا ہے۔پاکستان میں ماش کی فصل پیداواری لحاظ سے صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔صوبہ پنجاب میں ماش کی فصل درمیانی قسم کی زرخیز میرا زمین جس میں پانی کھڑا نہ ہو زیادہ موزوں ثابت ہوتی ہے۔گذشتہ فصل زیادہ بارشوں کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئی تھی نتیجہ کے طور پر منڈی میں رسد کم رہی اور قیمت میں گذشتہ سال کی نسبت کئی گنا اضافہ ہوا تھا۔لیکن نئی فصل کے آنے کی وجہ سے منڈی میں اس کی قیمتوں میں کمی ہو رہی ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور ثابت کی قیمت

منڈی	اکتوبر06	ستمبر06	اکتوبر05
لاہور	1314	1212	1429
فیصل آباد	1386	1272	1175
سرگودھا	1435	1290	1146
ملتان	1333	1207	1410
گوجرانوالہ	1436	1264	1542
اوسط	**1381**	**1249**	**1340**

مسور ثابت کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

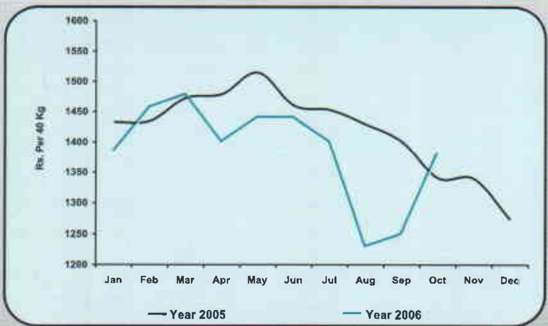

موسمِ ربیع کی دالوں میں چنے کے بعد مسور دوسرے نمبر پر ہے۔مقامی فصل کی رسد منڈی میں طلب کے مقابلہ میں ناکافی ہوتی ہے جسے پورا کرنے کیلئے اس کو زیادہ تر درآمد کیا جاتا ہے۔گذشتہ فصل اپنے اختتام پر ہے نتیجہ کے طور پر پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں اضافہ نمایاں رہا۔نئی فصل کی بوائی کا آغاز ہو چکا ہے۔ امسال حکومت نے صوبہ پنجاب کیلئے مسور کی فصل کیلئے پیداواری ہدف 28 ہزار ٹن مقرر کیا ہے۔تاکہ اس کی بڑھتی ہوئی قیمت پر قابو پایا جا سکے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں پیاز کی قیمت

منڈی	اکتوبر 06	ستمبر 06	اکتوبر 05
لاہور	876	500	384
فیصل آباد	786	478	356
سرگودھا	828	500	370
ملتان	728	418	334
گوجرانوالہ	726	432	293
اوسط	**789**	**466**	**347**

پیاز کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

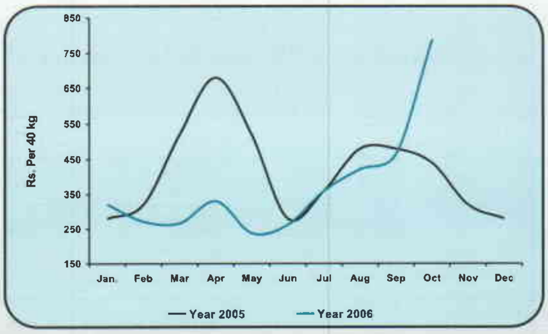

پاکستان میں پیاز کی کاشت کے موسم میں بہت تغیر پایا جاتا ہے۔یہ فصل سارا سال ملک کے مختلف خطہ جات سے منڈیوں کو مہیا کی جاتی ہے۔اس وقت منڈی میں پیاز کی رسد صوبہ سرحد اور بلوچستان سے ہو رہی ہے۔صوبہ سرحد کی فصل چونکہ بارشوں کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئی تھی اسلیئے پیداوار کم ہونے کی وجہ سے رسد میں کمی اور ماہِ رمضان میں طلب میں اضافہ رہا۔فصل کا اختتام ہونے کی وجہ سے منڈی میں اس کی دستیابی مزید کم رہی۔نتیجہ کے طور پر گزشتہ ماہ کی نسبت پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔آئندہ مہینوں میں صوبہ سندھ سے آنے والی رسد قیمتوں پر قابو پانے میں مدد دے گی۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں آلو نیا کی قیمت

منڈی	اکتوبر 06	ستمبر 06	اکتوبر 05
لاہور	792	724	800
فیصل آباد	838	768	746
سرگودھا	864	848	892
ملتان	770	724	672
گوجرانوالہ	728	736	668
اوکاڑہ	788	720	768
اوسط	**797**	**753**	**758**

آلو نیا کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

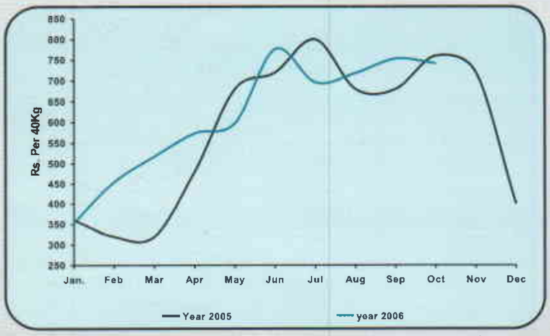

پاکستان میں آلو کی پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔جو کہ ملکی پیداوار کا 86 فیصد ہے۔صوبہ پنجاب کی فصل جولائی تک منڈی میں دستیاب رہتی ہے۔اس کے بعد آلو کی رسد صوبہ سرحد اور بلوچستان کے مختلف علاقہ جات سے شروع ہو جاتی ہے۔اور اکتوبر کے مہینہ تک منڈی کی طلب کو پورا کرتی ہے۔پنجاب کی آلو کی گذشتہ فصل کہر کی وجہ سے،صوبہ سرحد اور بلوچستان کی فصل زبارشوں سے متاثر ہوئی۔لہذا منڈی میں قیمتوں میں نمایاں اضافہ رہا۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں سرخ مرچ ثابت کی قیمت

منڈی	اکتوبر 06	ستمبر 06	اکتوبر 05
لاہور	3022	2851	1499
فیصل آباد	2323	2166	1269
سرگودھا	2578	2308	1496
ملتان	2516	2220	1268
گوجرانوالہ	2364	2362	1250
اوسط	**2561**	**2681**	**1356**

سرخ مرچ ثابت کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ

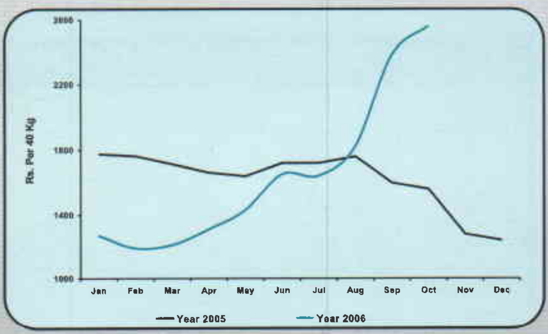

پاکستان میں مرچ کی زیادہ تر رسد صوبہ سندھ سے ہوتی ہے۔ملکی پیداوار میں صوبہ سندھ کا حصہ 85% فیصد ہے۔صوبہ سندھ میں دو فصلیں خریف اور ربیع پیدا کی جاتی ہے۔صوبہ پنجاب کے میدانی علاقوں میں سال کے دوران ایک مرتبہ اسے کاشت کیا جاتا ہے۔پیداوار کے لحاظ سے صوبہ پنجاب کا حصہ 13% فیصد ہے۔اس وقت منڈی میں مرچ کی رسد صوبہ سندھ سے ہو رہی ہے۔۔صوبہ سندھ کی فصل چونکہ بارشوں کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئی تھی اسلیئے پیداوار کم ہونے کی وجہ سے رسد میں کمی رہی۔نتیجہ کے طور پر گزشتہ ماہ کی نسبت پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں نمایاں اضافہ رہا جو کہ گزشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ ہے۔صوبہ سندھ کی ربیع کی فصل کی برداشت فروری سے شروع ہوگی۔لہذا ربیع فصل کی منڈی میں آمد تک قیمتیں زیادہ رہنے کی توقع ہے۔

AGRICULTURE NEWS

- The Special Secretary, Agriculture Marketing, Mr. Muhammad Azhar, visited the major markets of the Punjab to ensure the proper arrangements of Juma/Itwar and Sasta Ramazan Bazaars for the provision of eatables to the general public on cheaper rates as compared to the general bazaar during the **Holy Ramazan** in the light of the directions of the Prime Minister of Pakistan and Chief Minister Punjab.

- The hording of size 8×15 are being installed in the cotton producing area to create the awareness among the growers and all stake holder for clean cotton production and marketing

- The Punjab Irrigation Department has finalized the canal operations for the Rabi 2006-07. The closing date for perennial canals getting water from Terbella Command was 11 October followed by closure of all the perennial canal in the same zone between 16 to 25,October 2006.The water supply for Wheat sowing was decided to commence from November 1, 2006 and continue till 31 December.

- For Rice Zone that is supplied water through Chenab and Jehlum canals closure was planned between October 21to 31 .The water supply was planned to commence from November 1 and continue till December 25 .

- In the Cotton Zone The Sugarcane production is expected to cross 50 Million Tone this year with an increase of 16% as compared to the last year

- The Ministry of Textile Industry will complete the purchase of 100000 bales of clean and standardized cotton within next few months in consultation with the Provincial Agriculture Department

صوبائی وزیر زرعی مارکیٹنگ رانا محمد قاسم نون محکمہ زرعی مارکیٹنگ کے قوانین میں تبدیلی سے متعلق اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کررہے ہیں سپیشل سیکرٹری زرعی مارکیٹنگ چوہدری محمد اظہر، ناظم زراعت (معاشیات وتجارت) چوہدری اشفاق حسین مارکیٹ کمیٹیوں کے نمائندے اور آئینی ماہرین بھی شریک ہیں۔

cotton and inputs. The economic or Export Parity Price(EPP) of cotton was estimated by taking the three year average price of CIF North-Europe cotton as Pakistan exports most of cotton to this region. From the fertilizers the Import Parity Price (IPP) of DAP and Murate of Potash were estimated. The IPP of urea was not estimated as urea was not imported in country in the bulk quantity during the study period. The IPP of DAP and Potash was prepared on the basis of f.o.b. price (ex-USA) and by considering all handling, transportation, marketing charges on the port on the way to farmer's fields. In the calculation of social parity prices, shadow exchange rate (SER) was utilized instead of official exchange rate (OER). The tradable inputs which are not measured at import parity prices, all are weighted by 1.138 (premium) to express their opportunity cost.

In the past, cotton production and marketing was subjected to many public policy interventions. The Cotton Export Corporation was phased out and cotton economy was freed up in the 1990's. With the advent of trade liberalization, most of interventions have declined. The support price policy is notional and Trading Corporation of Pakistan is kept as third buyer in order to avoid price crash due to cartelization of powerful syndicates especially during the bumper crop. But trading corporation works as silent spectator.

The results of static analysis showed that farmers are earning more profit at world price of cotton than at domestic price of cotton. It was concluded that cotton crop was under priced in the local market. Where as for the inputs farmers were paying almost the world prices and no support or subsidy was provided to cotton growers for inputs. It was further revealed that Pakistan has comparative advantage in cotton production and can well compete in open market.

The dynamic analysis was carried out to estimate the competitiveness of cotton in the ensuing free trade era. Here cotton budget at economic prices was estimated including risk prices of cotton and fertilizers instead of average world prices. These risk prices were generated through Normal distribution of time series world prices of these commodities over the past fifteen years. The simulation results provided the economic revenue and tradable cost for the first year of free trade i.e. 2004-05.For the further four years (up to 2008) projections were made based on this first result, by adding in the risk price as error term for each year.

The risk analysis at future risk price for five years provided the results that Pakistan do have the potential to compete in the free trade cotton market. The existing comparative advantage in cotton production will be maintained by country. Pakistan can further reap the benefits of free trade by reducing the cost of production or by increasing productivity per unit of resources. The quality of a lot of cotton is damaged in the fields during the picking of produce. The obsolete ginning machines deteriorate the micronnair length of fiber. The quality of cotton may be improved through “clean picking” and “better ginning” practices. Improving marketing efficiency and qualifying the quality standards of produce set by WTO.

COTTON IN WTO SCENARIO IN PAKISTAN

The importance of cotton is hardly over emphasized in the economy of Pakistan. Pakistan is one of the ancient homes of cultivated cotton in the World. Pakistan is the 4th largest producer of cotton in the world, 3rd largest exporter of raw cotton and leading exporter of yarn. Pakistan is by and large mono-crop economy as cotton contributes nearly 10 percent in the agriculture GDP and source of 60 percent foreign exchange earnings.

The value addition through cotton is 10 percent in agriculture and 2 percent in the GDP. Cotton is not only an export-earning crop but also provides raw material to local textile industry. A profound investment in the form of over1000 ginning factories and over 400 textile mills heavily depends upon cotton.

The area under cotton has increased from 2.836 million ha in 1991-92 to 2.989 million ha in 2003-04 showing a growth rate of 0.43 per cent over the period. The production jumped from 1.1 million bales in the year 1947 to 12.8 million bales in 1991-92. Since then cotton production is swinging between 8 million bales to 14 million bales with an annual average of 10 million bales.

The global Economic scenario is set for change under the free trade regime. Pakistan has signed the WTO and entered in free trade era with the dawn of year 2005. WTO has set many clauses under its various agreements like Agreement on Agriculture (AOA), Trade Related Intellectual property Rights (TRIPS) and Sanitary and Phyto Sanitary (SPS) etc. Cotton along with its products is the biggest foreign exchange earner for Pakistan and is more likely to be effected through WTO regulations. This requires a profound change in the economic policies to maintain a stable share of raw cotton and its product in world market in coming scenario.

In view of the importance of this silver fiber in the economy of Pakistan author conducted a study to estimate its competitiveness and comparative advantage in both current and future scenario.

In the static analysis the cost of production(COP) data of cotton were collected from agricultural Prices Commission (APCom) for the three year period from 2000-01 to 2002-03.The average financial budget of cotton was developed using the three year average of COP data and market prices of seed cotton. The social budget of cotton was developed using the economic prices of

Agriculture Marketing Roundup

October, 2006

Agriculture Marketing Information Service

Directorate of Agriculture (Economics & Marketing)
Punjab, 21-Davis Road, Lahore. Ph: 042-9201094, 9200754